دہلی اردو اخبار

نمبر 248 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21 رنومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذِ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہے اِس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمتِ مرقومۃ الذیل بھیج کر منگالیں انشاءاللہ تعالیٰ ہفتۂ آیندہ تک تمام وکمال تیار ہو جاوے گا۔

احکام

مرزا کلب حسین جو قانون نویں 1833 کے رو سے ضلع اٹاوہ میں ڈپوٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 15 رتاریخ سے ایک مہینہ کی رخصت عنایت ہوئی ڈبلیو پی (کذا) کڈن صاحب مراد آباد کے جج کو بجائے ماہ آئندہ کے جیسا کہ حکم نامہ مورخہ 17 رجولائی گزشتہ میں مندرج ہے ماہِ حال میں ہی مقام پریسیڈنسی کو جانے کے لیے اجازت عنایت ہوئی جمال الدین گوڑگانوں کے صدر امین کو ایام دسہرہ کی تعطیل تک 15 روز کی رخصت مرحمت ہوئی۔ مولوی محمد علیم الدین خان آگرہ کے صدر امین اعلیٰ بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے مع دسہرہ کی تعطیل کے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جس تاریخ سے کہ صدر امین اعلیٰ موصوف اپنے مقام سے روانہ ہوگا اُسی دن سے محسوب ہوگی جو رخصت ماہِ ستمبر کی چوتھی تاریخ 1841 کے حکم نامہ کے رو سے ایچ ٹی (کذا) صاحب میرٹھ کے اسپشل کمشنر کو عنایت ہوئی تھی سو ماہِ گزشتہ کی 29 رتاریخ سے اُس کے ایام باقی کی رخصت منسوخ ہوئی جو رخصت کپتان اے۔ سی۔ رینی سپاٹو کے پولیٹی کل اجنٹ کے اسسٹنٹ کو حکم نامہ مورخہ نویں ماہِ اکتوبر گزشتہ کے رو سے پہلی تاریخ ماہِ ستمبر تک عنایت ہوئی تھی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اُس پر اپنی حصول صحت کے لیے سمندر پر جانے کے واسطے اٹھارہ مہینے کی اجازت اور مرحمت ہوئی۔ رخصتِ مذکورہ ماہِ اکتوبر مرقومہ بالا کی آٹھویں تاریخ سے محسوب ہوگی۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئی ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3روپے	4روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی	3روپے	4روپے
[ص 1 کالم 2]		
اردو ترجمہ سراجی کا مولوی سید محمد کا کیا ہوا	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائیڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین	7روپے	9روپے

دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

دہلی

اس صاحب ڈپیوٹی کلکٹر اس ہفتہ میں یہاں داخل ہوئے اپنے آفس میں کام کرتے ہیں۔ 20 تاریخ کو امیر دوست محمد خان داخل ہوئے دہلی میں اکثر صاحب لوگ بھی دیکھنے کو گئے۔ سنا گیا کہ یہاں کے صاحب مجسٹریٹ نے واسطے اپنے بھائی ایف گبنس کے درخواست کی تھی کہ تا آنے کالوپن صاحب کے یہاں کام فوج داری کا کریں سووہ آئے ہیں ہفتہ میں اغلب ہے کہ منظوری بھی اُن کی ہوگئی ہو۔

پولیس سمپسن صاحب کلکٹر مجسٹریٹ حصار کے اپنے ضلع کو جاتے تھے باہر کشمیری دروازہ کے ڈیرہ کیا تھا اس ہفتہ میں دو دفعہ پیہم ان کے ڈیرہ میں چوری ہوئی سنتے ہیں کہ آخر الامر وہ جلد چلے گئے ایک کوچہ میں ایک دن اور ایک رات میں تین قفل ٹوٹے اس ہفتہ میں ایک غریب پنڈت کتابت پیشہ جس نے بڑی محنت سے (کذا) کھانے پینے کے جمع کیے تھے وہ بھی چوری ہو گئے اور کچھ سراغ نہیں نکلا۔

COPYRIGHT

آگرہ

خبر ہے کہ لفٹنٹ گورنر بہادر یوم دوشنبہ کو بریلی سے روانہ ہوں گے اور بائیسویں تاریخ تک انوپ شہر میں پہنچیں گے اور 29 تاریخ رونق بخش آگرہ ہوں گے۔ افواہ سنا جاتا ہے کہ بجائے آنریبل لارڈ آکلینڈ صاحب لارڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے۔ صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب کانپور میں تھے اور خبر تھی کہ 18 تاریخ تک فتح گڑھ میں تشریف لے جاویں گے اور چوتھی تاریخ ماہ آیندہ تک آگرہ میں تشریف لاویں گے۔

15 تاریخ نومبر کو مہاراجہ والیٔ بھرت پور متھرا میں داخل ہوئے صاحب مجسٹریٹ اور صاحب کمان افسر تین

کوس تک واسطے استقبال کے گئے متصل صدر بازار کے توپ خانہ اپنی نے سلامی اتاری کہتے ہیں کہ سواری مہاراجہ کی بہت تجمل سے تھی وقت اترنے مہاراجہ کے پھر سلامی اُتاری۔

[ص 2 کالم 1]

کابل

حال جھگڑے اور لڑائی کا ساتھ مشرقی غلزیوں کے اور مہمات سپاہ کا اُس سبب سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث ادا کرنے تنخواہِ تنخواہ داروں حضرت شاہ شجاع الملک کے آمدنی سالانہ میں ایک لاکھ ستر ہزار کم ہوتا تھا سوا اُس کے پورا کرنے کے لیے مسٹر ڈبلیو مکناٹن کے صلاح کاروں نے ظاہر کیا کہ یہ کمی چاہیے کہ ہووے بھرتی کئی گئی وجہ معاشِ مقررہ سردارانِ کوہستان اور مشرقی غلزیوں میں سے سو چالیس ہزار روپے ان کے اُس مقرری سالانہ میں سے وضع کیا گیا جو کہ پیشتر سے ان کو مرحمت ہوتا تھا اس لیے کہ کابل سے جلال آباد تک راہ کو جاری رکھیں اور مسافروں اور سوداگروں کو کسی نوع ایذا نہ دیں اور سرداروں نے جو اس بات کے قبول کرنے میں انکار اور تکرار کی تو ان کو نگاہ اہانت اور حقارت سے دیکھنے لگے نظر بریں انھوں نے ارادہ لینے عوض اُس رنج اور طعنہ کا کیا جو کہ نسبت ان کی عمل میں آیا تھا اور فوراً ایک قافلہ کو جس کے ساتھ قریب ہزار روپیہ کے اسباب اور مال تھا لوٹ لیا ڈاکیں روک لیں اور آمد و رفت اور خط و کتابت درمیان کابل اور ہندوستان کے بند کر دی سر ولیم مکناٹن صاحب نے ان کی اس ادا کو بہت ناپسند کیا اور جنرل الفنسٹن صاحب کو یہ فہمایش کی کہ رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی اور دو توپوں کو طرف جلال آباد کے بھیجیں اور سپاہ مذکور خار و جود اعدا سے رستہ صاف کرتی جاوے۔ القصہ رجمٹ مذکور نے کل ایک چھوٹی منزل طے کی تھی اور مقام بدکاک میں پہنچی تھی کہ وہاں اسے بہ مجبوری ٹھہرنا پڑا اس لیے کہ درہ میں سپاہ غلزیوں کی مجتمع تھی چنانچہ دوسرے دن رات کے وقت اسی جگہ قوم مذکور نے رجمنٹ مذکور پر حملہ کیا اور رجمنٹ مذکور میں قریب تیس آدمیوں کے کشتہ اور مجروح ہوئے۔ 11 تاریخ ماہِ گزشتہ کو رجمنٹ 13 پیادگان لائٹ کی نے کابل سے کوچ کیا اور 12 تاریخ دونوں رجمنٹوں نے شامل ہو کر درہ مذکور کو فتح کیا اور رجمنٹ 35 نے تو کابلِ خورد میں ایک مقام مستحکم کا قبضہ کیا اور رجمنٹ 13 اولٹی بُدکاک کو پھر گئی مخالف رات تک تو درہ میں تھے بعد ازاں تیرنین کی طرف مراجعت کی۔ 17 تاریخ ساڑھے نو گھنٹہ رات گئے غلزیوں نے رجمنٹ 35 پر پھر شب خون مارا لفلٹنٹ جینکسن صاحب نے زخم کاری کھائی اور بارہ سپاہی مارے گئے اور سولہ یا اٹھارہ آدمی زخمی ہوئے مگر آخر کار سپاہِ ظفر پناہِ انگریزی نے بہت کوشش سے پھر انھیں درہ تیرنین تک ہٹا دیا اسی تاریخ وہ فوج بھی جو کہ زُرمت میں بھیجی گئی تھی پھر آئی اور 19 تاریخ سپاہِ مذکور مع توپوں اور سپاہ کوہستان کے رجمنٹوں مذکورہ ہائے بالا سے آن ملیں اور 22 تاریخ یہ سب سپاہ طرف درہ تیرنین کے بڑھیں اور بہ مجرد پہنچنے کے جنرل سیل صاحب نے دیکھا کہ تمام بلندیاں اور قلعہ اور باغ وغیرہ سب بندوقچیوں اور مسلح آدمیوں سے [ص 2 کالم 2] معمور تھے الغرض سپاہ نے ان پر حملہ کیا اور

بلندیوں پر سے انھیں ہٹادیا مگر بہ باعث ہو جانے رات کے لڑائی موقوف کی گئی اور سپاہِ انگریزی نے ایک اچھے مقام پر قیام کیا اور دشمن خاص قلعہ تیرنین میں بھاگ گئے۔ 23 تاریخ سردارانِ قوم مذکور نے پیغام صلح بھیجا اور معاملہ کیا اور یرغمال اور چارادواب کا بھیجا 26 تاریخ سپاہِ انگریزی نے طرف جلال آباد کی کوچ کیا پہلی ہی منزل میں ایک گروہ کثیر مخالفوں نے پچھلے گارد سپاہِ انگریزی پر حملہ کیا لیکن سواران اور اتواپ انگریزی کے گولوں نے انھیں پاس آنے نہ دیا۔ آگے اس سے قومِ مذکور جو کہ پری درہ میں بھی مقیم تھی اس نے درہ کوتھل میں پچھلے گارد پر پھر حملہ کیا اور ایک سپاہی کور جمنٹ 13 کے مارڈالا اور ایک افسر اور کئی سپاہی سپاہی زخمی ہوئے۔ 29 تاریخ ماہِ مذکور کو وہاں سے بھی فوج انگریزی آگے بڑھی لیکن دونوں طرف سپاہ کے وہ لوگ بھی بلندیوں پر گھات میں چلے جاتے تھے اس میں سپاہ ظفر پناہ ایک کھوہ کے پاس پہنچی جس کے پرے دشمنوں نے ایک دیوار بطور فصیل تابسینہ تیار کی اور اس کی پناہ میں بندوقیں لے لے کر کھڑے تھے۔ فوجِ نصرت موج نے اس درہ کو بھی ان وحشیوں سے خالی کروایا مگر انھوں نے پچھلے گارد پر پھر بلہ کیا اور بہت آدمی قتل کئے اور اسباب لوٹ لے گئے اس لڑائی میں ایک سو سولہ آدمی مع چار افسروں کے قتل اور مجروح ہوئے وہاں سے سپاہ انگریزی کوچ کر کے سرخاب میں پہنچی اور پھر کسی نے اسے نہیں ستایا مگر کابل سے سرخاب تک سپاہ انگریزی میں سے دوسو پچاس آدمی مع چار افسروں کے کشتہ اور زخمی ہوئے سردار نکاو کا اس جنگ وجدل میں گویا کہ ایک بڑا سردار سرکشوں کا تھا تین سو آدمی تو اس کے ساتھ کے تھے اور تین سو اور قوموں میں سے جمع کر لیے تھے کرد خیل اور قوم اورام نے بھی اس کی بہت مدد کی۔

گندمک

وہاں کی ایک چٹھی کے مضمون سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ بہ باعث کسی بے تدبیری کے تمام ملک دشمن ہو گیا ہے ہم مقام گندمک میں پڑے ہیں یہ جگہ کابل سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور ان منزلوں کے طے کرنے میں کوئی منزل بغیر نقصان سخت کے طے نہیں کی گئی خصوص 28 تاریخ ماہِ گزشتہ کو بہت سپاہ ضائع ہوئے اور علاوہ اس کے سب منزلوں میں مخالف بہت ستاتے رہے اور بلندیوں پر سے بندوقیں سر کرتے رہے۔ پچھلے گارڈ ہیں سے بہت آدمی مارے گئے وِنڈہیم صاحب جو کہ ایک بلندی پر کھڑے ہوئے کچھ حکم سپاہ کو دے رہے تھے ان کو دشمنوں نے بندوق سے مارڈالا ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی مارے گئے صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ اِن آٹھ منزلوں میں تین افسر مارے گئے اور نو زخمی ہوئے اور سپاہیوں ولایتی اور ہندوستانی میں سے 233 آدمی کشتہ اور زخمی ہوئے [ص 3 کالم 1] چنانچہ کئی سواران میں سے مارے گئے اور آگرہ اخبار سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کپتان پانجر صاحب کا اور کچھ مال اسباب ولیم مکناٹن صاحب کا مع تمام اسباب سپاہ کے خیبریوں نے لوٹ لیا اور کپتان پولسن بی صاحب نے زخمہائے کاری کھائے۔

COPYRIGHT

کابل کے اخبار سے واضح ہے کہ اس طرف اب بلوہ لوگوں کا اس قدر نہیں ہے جو کہ سابق میں تھا بلکہ وہ لوگ بتدریج ہٹتے جاتے ہیں اور اکثر لوگ وہاں کے حاکموں کے پاس پیغام اطاعت قبول کرنے کا پیش کرتے ہیں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ ارباب گورنمنٹ اب کے ان کے عہد و پیان کا کچھ اعتبار نہیں کریں گے اور تدارک اس گروہ بدعہد کا بخوبی عمل میں لاویں گے۔

بنارس

اس طرف کی چھٹیوں سے واضح ہے کہ نیپال کی طرف سے ارباب حکومت کو کچھ خطرہ ہے چنانچہ افسران رجمنٹ 46 کو حکم ٹھہرنے اس مقام کا ہے اور میجر گرڈلسٹن صاحب نے بہ موجب حکم کے کپتان برٹ صاحب کو حکم کیا ہے کہ اپنے گروہ کے ساتھ رجمنٹِ مذکورہ میں شامل ہو جاویں اور رجمنٹ 17 پیادگان ہندوستان جس نے کہ طرف (کذا) پور کے کوچ کیا تھا اس نے بھی حکم مراجعت کا طرف نیپال کے ہے اور توقع ہے کہ چند روز میں رجمنٹ 51 بھی اسی جگہ پہنچ جاوے گی اور پہلی رجمنٹ ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اوپر کی طرف کوچ کیا ہے۔ سگولی کے اخبار سے بھی آثارِ جنگ ہویدا ہیں۔

اسکول

واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ہوگسن صاحب کا اسکول یعنی مدرسہ کی بہت جلد ترقی ہوتی جاتی ہے اکثر ذی رتبہ صاحبان، مفصل اس کے مدد کرنے میں متوجہ ہوتے جاتے ہیں سنا جاتا ہے کہ مسٹر جی آر کلارک صاحب اور میجر۔ جے۔ ولکنسن صاحب رزیڈنٹ ناگپور نے بھی اس کے اخراجات میں مدد کی مگر ولکن سن صاحب نے بہ نسبت کلارک صاحب کے بہت روپیہ دیا ہے اور کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بھی اغلب ہے کہ اس میں شریک ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ اب تک روپیہ چندہ کا زیادہ پندرہ ہزار روپیہ سے ہو گیا ہے۔

ہگلی

چند روز ہوئے کہ قریہ مال پنڈی علاقہ ضلع ہگلی میں ایک رات ایک گروہ نے قریب تین سو غارت گروں کے مسلح ہو کر ایک دولت مند کے گھر پر حملہ کیا اور نقد و جنس جو کچھ ہاتھ آیا اٹھا لیا لیکن اس کی خوش اقبالی سے اس رات ایک ہمسایہ کے ہاں بہ تقریب شادی محفل رقص و سرور آراستہ تھی اور تماشائی بہت جمع تھے سو ان لوگوں نے غل غارت گروں کا سنا اور واسطے تدارک کے دوڑے اگرچہ غارتگر بھاگتے جاتے تھے لیکن وہاں کے لوگوں نے بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور قریب ندی موسومہ بجلی کے مقابلہ ہوا طرفین سے سات آٹھ آدمی مارے گئے آخر الامر چوکیدار اور وہاں کے لوگ ان پر غالب آئے غارتگروں نے [ص 3 کالم 1] تاب نہ لا کر اپنے تئیں ندی میں پھینک دیا اور جو زخمی ہو گئے تھے وہ گرفتار (کذا) عندالاظہار ان سے معلوم ہوا کہ نرائن سنگھ نامی ان کا سرگروہ ہے اور اس

غارتگر (کذا) ان کا شریک تھا اب مقدمہ صاحب مجسٹریٹ ضلع ہگلی کے ہاں درپیش (کذا) چنانچہ صاحب موصوف خود بھی واسطے تحقیقات کے گئے تھے دیکھا (کذا) بعد تحقیقات ان کے لیے کیا تجویز ہوتا ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

صاحبِ اخبارِ انگریزی کلکتہ افواہ لکھتے ہیں کہ دھرم سبھائے کلکتہ نے جو کہ ایک سوسائٹی یعنی محفل ہے ہنود کی اور جس کا ذکر سابق بھی ہم نے درج اخبار کیا ہے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا ہے یا جاری کرنے کو ہیں کہ بیپ تزم یعنی صرف مذہب مسیحائی میں آجانا کافی باعث نہ ہوگا واسطے کھودینے ذات کے جب تک کہ وہ عیسائیوں کے کھانا نہ کھاوے سو در صورت جاری ہونے کے اس میں شک نہیں کہ یہ آئین واسطے مذہب مسیحائی کے بہت مفید ہوگی۔

اخبارِ مدراس سے واضح ہے کہ عرب پھر مائل پر خاش ساتھ سپاہِ انگریزی کے ہیں ایک گروہ نے تین سو آدمیوں کے سپاہ راجہ کو خارج کر کے آپ قلعہ پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ان کی تنبیہ کے واسطے کچھ سپاہ مع توپوں کے ناگپور سے بھیجی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ قلعہ بہت مضبوط ہے اور بہت خونریزی ہوتی معلوم ہوتی ہے.... باشندوں شہر ناسک نے ایک اخبار میں ایک عرضی درج کی ہے درباب ظلم مسٹر ریوس کلکٹر مجسٹریٹ جن کو کہ وہ الزام گاؤکشی اور نکالنے استخوان ہائے بوسیدہ ایک سنیاسی کے ایک مٹھ میں سے مع اور امورات کے جو کہ خلاف مذہب ہنود کے ہیں لگائے ہیں اور عرضی میں یہ بھی درخواست ہے کہ ارباب بورڈ انگریزوں خصوصاً پادریوں کو شہر کے باہر رہنے کا حکم دیویں۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ سرحدات نواب نظام الملک میں قریب چار ہزار عربوں کے جمع ہوئے ہیں۔

چٹھیات جو مقام رنگون سے کلکتہ میں آئی ہیں ان سے کچھ حال مفصل (کذا)
لڑائی کا نہیں ثابت ہوتا ہے لیکن سب (کذا)
نہیں لڑیگا اگرچہ وہ اپنے قلعہ کو مستحکم کرتا (کذا)
ظاہر ہوتا ہے کہ سردار نواز خاں جس کو کہ (کذا)
قلات پر بٹھایا تھا اور جو کہ اب بہ باعث (کذا)
جانشینی سے محروم ہوا ہے اس کی اب پنشن مقرر ہوگی (کذا)
وہ بہت ناراض ہے لفٹنٹ (کذا)
13 تاریخ نومبر کو وفات پائی کہتے ہیں کہ جو (کذا)
واسطے دفن کرنے کے بھوپال میں لے گئے تو (کذا)
نمناک جنازہ صاحب موصوف کے ہمراہ تھے (کذا)

COPYRIGHT

[ص 4 کالم 1]

(کذا) میں مسٹر ریس نامی ایک صاحب پر ایک فقیر نے واسطے خنجر مارنے کے حملہ کیا تھا۔ لیکن خوش اقبالی اپنے سے صاحب مذکور بچ گیا فقیر پکڑا گیا اور محکمۂ فوجداری سے (کذا) چھ مہینے کی قید ہوئی۔

قندھار کے خطوط سے واضح ہے کہ رجمنٹیں 16 اور 42 اور 43 تین منزل کے فاصلہ پر اس طرف کابل کے پہنچی ہیں لیکن پچھلے اخباروں سے واضح ہوتا ہے کہ برف زمین پر کئی فیٹ گہری جمع ہوگئی ہے اور تمام ملک دشمن ہو رہا ہے۔

ایک سوسائٹی یعنی محفل کلکتہ میں مقرر ہوا چاہتی ہے واسطے قرض دینے غریب غربا کے۔ ایک روز بروقت جمع ہونے دھرم سبھا سوسائٹی کے بابو موتی لعل سیل نے بیس ہزار روپیہ دیا اس لیے کہ یہ روپیہ کسی کوٹھی میں جمع رہے اور اس کے سود میں ان خاندانوں اور رانڈوں کی پرورش کی جاوے جو کہ مفلس اور محتاج ہیں اور اس کارِ خیر میں اوروں کو بھی ترغیب کی جاتی ہے۔ اندور کے خط سے واضح ہے کہ ایک گروہ پانچ چھ ہزار سواروں مرہٹہ کا قریب مقام دھولیا کے نمودار ہوا لیکن نہیں معلوم کہ کس مطلب سے آئے تھے اور ایک ہزار آدمی قوم بھیل کے بھی قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر چھاونی مئو سے آ گئے تھے لیکن بفور پہنچے تھوڑی سی سپاہ انگریزی کے متفرق اور پریشان ہوگئے۔

رجمنٹ 210 پیادگان ہندوستانی جو کہ نویں تاریخ الہٰ آباد سے آگرہ میں پہنچی تھی بہ سبب بارش کے وہیں ہے اور خبر ہے کہ رجمنٹ مذکور پھر طرف مغرب کے بھیجی جاوے گی مولمین کے ایک خط سے واضح ہے کہ تھاراوادلی راجہ برہما نے ایک سفیر ارباب گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے تاکہ وساطت اس کے گورنمنٹ سے ارادہ صلح کا ظاہر کرے لیکن بعضوں کی رائے یہ ہے کہ بھیجنا سفیر کا اِس واسطے ہے کہ حال فوج انگریزی کا دریافت کرے۔ اُسی خط سے واضح ہوتا ہے کہ کپتان ہوف صاحب جو کہ رنگون میں گورنمنٹ کی طرف سے بھیجا گیا تھا اُسے دربار مہاراجہ میں جانے کا حکم نہیں ہوا۔ اِلّا اس حال میں اجازت تھی کہ جوتیاں اتار کے جاوے اور قواعد آداب دربار کے بجالاوے سو اِس سبب صاحب موصوف دربار میں نہیں گئے اور منتظر ہیں کہ اس باب میں گورنمنٹ سے کیا حکم صادر ہوتا ہے راجۂ مذکور ایک بڑا بیڑا کشتیوں کا تیار کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی (کذا)

(کذا) جمع ہونے کا کڑوں کے ایک گروہ رجمنٹ

(کذا) کا بھیجا گیا ہے اور انہیں حکم ہے کہ بہت جلد

(کذا) پر کا کڑاں مذکورین کچھ صدمہ نہ پہنچاویں

(کذا) تاریخ نومبر کو بمبئی میں جاویں گے

(کذا) بہت خوب ہوا ہے اب توقع فصل ربیع کی بہت ہوگئی

(کذا) بتیس 32 سیر تک ہے اور روٹی بھی بہت سستی

(کذا) کے بکتی ہے اگران دنوں تجارت ہی کی جاوے
(کذا) فائدہ عظیم متصور ہے

[ص 4 کالم 2] خط ——— صاحب سپرنٹنڈنٹ دلی اردو اخبار سلمہ

مضمون چٹھی درباب رانڈ عورتوں کے جو پرچہ اخبار گزشتہ میں اپنے مندرج کیا تھا مفصل دیکھا گیا دلائل جو ان صاحب نے لکھی ہیں البتہ درست نہیں لیکن اس باب میں کوشش اور جان کاہی جتنی کی جاوے محض لا حاصل ہے کیونکہ یہ بات مذہبی ہے یعنی منع ہونا دوسری شادی کا مذہب ہنود میں ان کی شرع کے رو سے شرعی بات کسی مذہب کی دلائل عقلی ظاہری سے ممتنع ہے کہ اٹھائی جاوے۔ بہتیری باتیں ہر ایک مذہب میں ہیں کہ حسب ظاہر دلیلوں عقلیہ کے غیر مرغوب اور ناپسند معلوم ہوتی ہیں اور میں بہت تعجب میں ہوں کہ وہ برہمن صاحب جو خلاف مذہب اور (کذا) معتبر فرقہ ہنود کے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں وہ کون جنس ہیں زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ مختلف بھی نہیں ہے۔ یعنی کسی چھوٹے بڑے عالم اِس گروہ کے نے اس میں اختلاف بھی نہیں کیا جو کہا جاوے کہ کسی ایک کے فتوے بموجب یہ بات ہو میں جانتا ہوں کہ یہ فرضی برہمن ہوں گے اور اگر بالفرض وہ کوئی برہمن ہیں تو انھیں لازم ہے کہ سند کسی اشلوک اور پستک یا قول کسی مہارِشی کے سے لاویں یہ نہیں کہ چلتے چلتے یوں ہی ایک پستک ماردی ہر چند از روئے عقیدہ چھاپہ خانوں کے سب مصنفوں کو لازم ہے کہ ایسی مذہبی بات پر کبھی اعتراض نہ کریں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی رائے کچھ نہیں لکھی نقل مضمون درج کیا ہے لیکن ہماری دانست میں مذہبی باتوں کے اعتراضات کی نقل بھی نامناسب ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ظاہر ہے کہ اس کے اظہار کے لیے وسعت اخبار اور ذریعہ پریس مطبع نہیں چاہیے وسعت صحن مساجد اور مقام منبر اس کے واسطے بس ہے فقط الراقم۔

گوالیار

COPYRIGHT

واضح ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیہ بہادر ابھی بیمار ہیں کسی طبیب کے علاج معالجہ سے صحت نہیں ہوتی ہے۔ کسی شخص نے سرداروں میں سے عرض کیا تھا کہ حکیم کاظم علی خاں ساکن بڑودہ حکیم حاذق ہیں مگر دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ کے طلب کرتا ہے اور پانچ ہزار روپیہ مہینہ بابت تنخواہ کے چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اُسے بلوالیں حکم ہوا کہ ہنڈوی بھیج کر انھیں طلب کریں۔ خط صاحب رزیڈنٹ کا متضمن فتح ہونے ایک جزیرۂ چین کے اور ہاتھ آنے بہت سے اسباب اور سات ضرب توپ کے ملاحظہ ہوا سو حکم ہوا کہ ایکیس کارتوس بابت شلک خوشخبریٔ فتح کے توپ خانہ

سرکاری سے سر ہوں۔ عرض ہوئی کہ بہ باعث تیاری سڑک پختہ کے جو کہ بمبئی سے از راہِ گوالیار تا باگرہ تیار ہوتی ہے مکانات اور باغات وغیرہ چھاونی لشکر مہاراجہ کو بہت مضرت متصور ہے سوخط بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جاری ہوا کہ سڑک کو چھاونی سے بہ تفاوت بنا دیں۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT